فیضانِ شبِ براءت
شب براءت
رحمت و مغفرت کی رات

شب برات

گناہوں پر ندامت اور توبہ و مناجات کے قیمتی لمحات

آج کی شب رحمت و مغفرت کا ابرِ کرم سایہ فگن ہوتا ہے، رحمت و مغفرت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

ماہِ شعبان کی چودہویں اور پندرہویں تاریخ کی درمیانی رات کو ''شب برات'' کہا جاتا ہے۔ ''برات'' کے معنی لغت میں چھٹکارے' نجات یا بے زاری کے ہیں' چوں کہ اس مقدس رات' انسان کی راہ نمائی اور اس پر اکرام اور رحمت کے لیے ایک بے مثل نسخۂ کیمیا یعنی قرآن حکیم کے مبارک نزول کا فیصلہ اللہ جل شانہٗ کے دربارِ عالی وقار سے صادر ہوا، لہٰذا اس مہتم بالشان واقعے اور اس مبارک کلامِ الٰہی کی خوشی و برکت کے اظہار میں یہ بھی فرمان جاری ہوا کہ اس مبارک رات میں اللہ تعالیٰ مغفرت طلب کرنے والوں کی خطائیں معاف کرے گا اور ان کو عذابِ الٰہی سے نجات عطا کر کے ان کے درجات بلند فرمائے گا، چناں چہ اس اعتبار سے یہ عفو و رحمت' بخشش و مغفرت اور برات کی رات ہے۔ ''سورۂ دخان'' کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ سے بعض مفسرین کرام نے ''شب برات'' مراد لی ہے:

(ترجمہ): حٰم۔ قسم ہے اس روشن کتاب کی، بے شک' ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا، بے شک' ہم ڈر سنانے والے ہیں، اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔ ہمارے حکم سے۔ بے شک' ہم بھیجنے والے ہیں' تمہارے رب کی طرف سے رحمت' بے شک، وہی سنتا جانتا ہے''

حضرت ابن عباسؓ نے مندرجہ بالا آیات میں مذکورہ ''برکت والی شب'' سے مراد شب برات یعنی شب پندرہویں شعبان لی ہے' حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی تصنیف غنیۃ الطالبین صفحہ 342 (اردو' مدینہ پبلشنگ کراچی) میں تحریر فرماتے ہیں کہ عکرمہ کے علاوہ اکثر مفسرین کا یہی قول ہے۔ احادیثِ نبویؐ کے مطابق شب برات میں پورے سال کے واقعات جو ہونے والے ہوتے ہیں تحریر کیے جاتے ہیں اور ان ہونے والے واقعات میں نزولِ قرآن بھی ایک اہم واقعہ ہے' لہٰذا شب برات میں کاتبِ تقدیر نے لوحِ محفوظ پر یہ تحریر کر دیا تھا کہ شب قدر میں آسمانِ دنیا پر اس کا نزول ہوگا اور وہاں سے پھر بتدریج' تھوڑا تھوڑا حضور ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل ہوگا۔ دوسرے یہ کہ خود مرقومہ بالا آیاتِ کریمہ کے ان الفاظ سے کہ ''اس (شب) میں بانٹ دیا جاتا ہے' ہر حکمت والا کام'' قرآن کریم سے خود ثابت ہوتا ہے کہ اس شب میں سال بھر کے رزق' موت' زندگی' عزت و ذلت' غرض تمام انتظامی امور لوحِ محفوظ سے فرشتوں کے صحیفوں میں نقل کر کے صحیفہ اس محکمے کے فرشتے کو دے دیا جاتا ہے۔ یہ احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے کہ واقعات اور احکام شب برات میں طے کیے جاتے ہیں۔ اسی بناء پر جمہور علماء مرقومہ بالا آیت شریفہ سے شب برات مراد لیتے ہیں۔

اس شب کو ''شب برات'' کیوں کہا جاتا ہے؟ اس بارے میں سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ خوب صورت توجیہ بیان فرماتے ہیں۔

''اس رات کو برات کی رات اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس رات میں دو بے زاریاں ہیں: (1) بدبخت لوگ اللہ تعالیٰ سے بے زار ہوتے ہیں اور دور ہو جاتے ہیں۔ (2) اور اولیاء اللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ذلت و گمراہی سے دور ہو جاتے ہیں۔''

سرکارِ دو عالم رحمۃ للعالمین ﷺ کا اس مبارک رات سے خصوصی تعلق کا اظہار اس حدیث شریف سے ہوتا ہے: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''شعبان میرا مہینہ ہے' رجب اللہ کا' اور رمضان میری امت کا۔ شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے اور رمضان بالکل پاک کر دینے والا''

جس ماہ کو سید المرسلین ﷺ نے اپنا مہینہ قرار دیا ہو، اس کی خصوصیت اور برکات و فضائل میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ احادیث میں اس شب کی نسبت کہا گیا ہے کہ اس کی رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ قیام کے لیے کسی شب کی نشان دہی اور تعین اس امر کی طرف واضح اشارہ ہے کہ اس مبارک رات کو ضرور کوئی خصوصیت حاصل ہے۔ ظاہر ہے کہ رحمٰن کی کسی تجلی اور توجہ ہی سے خصوصیت اور برکت پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے' وہ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے' تو فرماتا ہے ''ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے'' اور جس کو چاہتا ہے، پسند فرما لیتا ہے' تو وہ پسندیدہ ہو جاتی ہے' منتخب ہو جاتی ہے' چناں چہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''تیرا رب جو چاہتا ہے' پیدا کرتا اور اس سے انتخاب کر لیتا ہے''۔

اس شب کا انتخاب فضیلت و برکت والی رات کی حیثیت سے اسی قادرِ مطلق کا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی مبارک فرمایا ہے، اہلِ زمین یعنی دنیا والوں کے لیے اس شب میں رحمت و برکت کے خزانے ہیں' گناہوں سے معافی اور نزولِ مغفرت باری تعالیٰ ہے' اس کے ثبوت میں مندرجہ ذیل روایات ہیں:

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا ''رجب' اور رمضان کے درمیان شعبان کا مہینہ ہے، لوگ اس کی طرف سے غفلت برتتے ہیں، حالاں کہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال رب العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں' اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے حضور اس طرح پیش ہوں کہ میرا روزہ ہو۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''رجب کا شرف اور فضیلت باقی مہینوں پر ایسے ہے، جیسے دوسرے

کلاموں پر قرآن مجید کی فضیلت اور تمام مہینوں پر شعبان کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام انبیاء پر میری فضیلت، کائنات پر اللہ تعالیٰ کی فضیلت۔

شب برات کے متعلق حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو ماہ شعبان کی پندرھویں شب کو کیوں کہ بالیقین یہ رات مبارک ہے، اس میں رحمتِ الٰہی صبح تک آسمانِ دنیا پر جلوہ گر ہو کر صدا دیتی ہے کہ ہے کوئی اس جنس کا خریدار جو دامن پھیلائے اور مرادوں سے بھر لے جائے، جو ندامت کے آنسو بہائے اور صلے میں گہر ہائے رحمت حاصل کرے، جو بیماری سے نجات کا طلب گار ہو تو شفایاب ہو، جو آسودہ حالی کا خواہش مند ہو، وہ رزق کی کشادگی اور برکت سے سرفراز ہو۔''

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اس شب کے متعلق فرماتے ہیں، ''بہت سے کفن دھوئے ہوئے تیار رکھے ہوئے ہیں، لیکن کفن پہننے والے بازاروں میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں (اپنی لاعلمی اور غفلت کی بدولت) بہت سے لوگ ایسے ہیں، جن کی قبریں کھدی ہوئی تیار ہوتی ہیں اور قبروں والے خوشی میں مگن غفلت میں پڑے ہوتے ہیں، بہت سے چہرے ہنستے ہوئے ہوتے ہیں، حالاں کہ ان کی ہلاکت کا وقت بہت قریب ہوتا ہے، بہت سے مکانوں کی تعمیر، تکمیل کے قریب ہوتی ہے، لیکن صاحب مکان کی موت قریب ہوتی ہے، بہت سے بندے ثواب کے امیدوار ہوتے ہیں، لیکن انہیں ناکامی اٹھانی پڑتی ہے، بہت سے لوگ جنت کا یقین رکھتے ہیں، لیکن انہیں دوزخ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بہت سے بندوں کو وصل کا یقین ہوتا ہے، لیکن فراق کا منہ دیکھنا پڑتا ہے، بہت سے لوگ عطا کے امیدوار ہوتے ہیں اور انہیں مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بہت سے لوگ حکومت کی آس لگائے بیٹھے ہوتے ہیں اور انہیں ہلاکت سے دوچار ہونا پڑتا ہے، اس لیے اس سے پہلے کہ یہ رات ہمیں آئندہ دیکھنا نصیب نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کروالیں''۔

شعبان کا مہینہ اور چودھویں شعبان کی رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت رسولِ اکرم ﷺ کے لیے رحمت و مغفرت و نجات کا ایک انمول تحفہ ہے، ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اس شب کو ہم لایعنی اور فضول باتوں میں گزار کر خداوند قدوس کے بے پایاں فضل و کرم کی بارش سے محروم نہ رہ جائیں، آتش بازی اور دیگر بے جا رسموں میں اپنے پیسے اور اس مقدس اور متبرک شب کی قیمتی گھڑیوں کو ضائع نہ کیا جائے، حقوق العباد کی ادائیگی کی پابندی کی جائے اور اگر اس میں کوتاہیاں واقع ہوئی ہوں، تو متاثرہ لوگوں سے معافی مانگ کر اور ان کا حق ادا کر کے اس کی تلافی کی جائے، کیوں کہ ایسے شخص کی عبادت اور صدقات شب برات میں بھی قبول نہیں ہوتے، اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قبرستان حاضری کے آداب

مرحومین اور عزیزوں کی مغفرت کے لئے، باوضو ہو کر اور تازہ گلاب (یا دوسرے پھول) لے کر قبرستان جائیں۔ قبروں کے آداب اور خصوصاً قبروں کے سرہانے لوح پر لکھی آیات قرآنی کا احترام کریں، قبروں پر نہ چلیں، قبروں پر آگ نہ جلائیں یعنی روشنی کے لئے موم بتی یا چراغ جلانا منع ہے، اپنی موت کو بھی یاد رکھیں، خواتین قبرستان میں نہ جائیں۔ قبرستان میں داخلہ کے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا

سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَا حِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃِ

دعائے نصف شعبان المعظم

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰهُمَّ يَا ذَالْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ ☆ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ☆ يَا ذَاالطَّوْلِ
وَالْاِنْعَامِ ☆ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرَاللَّاجِيْنَ ☆ وَجَارَالْمُسْتَجِيْرِيْنَ ☆ وَاَمَانَ
الْخَائِفِيْنَ ☆ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ
مَحْرُوْمًا اَوْمَطْرُوْدًا اَوْمُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ ☆ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ
شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ ☆ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ
فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرَاتِ ☆ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ ☆ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ☆ يَمْحُوااللّٰهُ مَا يَشَآءُ
وَيُثْبِتُ ☆ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ☆ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ فِيْ لَيْلَةِالنِّصْفِ
مِنْ شَهْرِشَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ ☆ اَلَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍحَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ ☆ اَنْ
تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَانَعْلَمُ وَمَا لَانَعْلَمُ ☆ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ ☆
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّالْاَكْرَمُ ☆ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ☆ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ☆